Urdu

UG(Hons) Sem-03 - CC-07          28/4/20

## سعادت حسن منٹو بہ حیثیت افسانہ نگار

منٹو ایک بہت ہی کامیاب افسانہ نگار تسلیم کیے گئے ہیں۔ پریم چند کے بعد جن افسانہ نگاروں کو صفِ اول میں جگہ ملی ان میں منٹو ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ منٹو کا خود کہنا ہے کہ

"میں افسانہ نہیں لکھتا افسانہ مجھے لکھتا ہے۔"

منٹو کی پیدائش 1912ء میں سمرالہ ضلع لدھیانہ میں ہوئی ابتدائی تعلیم امرتسر میں حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ چلے گئے وہیں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ مگر تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور ملازمت کرنے لگے۔

منٹو کے بارے میں ان کے ایک پرستار گلدیپ چندر ودھاون کے الفاظ میں

"ان کی رگوں میں گویا خون نہیں روشنائی دوڑ رہی ہے۔"

وہ افسانہ لکھنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ افسانہ ان پر نازل ہوتا تھا ان کا پہلا افسانہ "تماشا" 1935ء میں شائع ہوا جس کا موضوع جلیان والا باغ کا حادثہ ہے۔ 1937ء میں وہ فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے۔ 1938ء میں "نیا قانون" افسانہ شائع ہوا۔ 1940ء میں ان کے افسانوں کا مجموعہ "منٹو کے افسانے" شائع ہوا۔ "ٹوبہ ٹیک سنگھ" ان کا شاہکار افسانہ ہے۔ افسانوں کا مجموعہ "خالی بوتلیں خالی ڈبے"، سیاہ حاشیے، نمرود کی خدائی، ٹھنڈا گوشت، یزید، چغد، گوشت، سڑک کے کنارے، دھواں لذت سنگ وغیرہ ہیں۔

منٹو ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے اور حقیقت نگاری کا فریضہ ادا کیا۔ انہوں نے اس طبقے کی تصویر کشی کی ہے جن کو سماج میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ہر طبقے کے ہر طرح کے انسانوں کی زندگی کو بہت

Scanned with CamScanner

قریب سے دیکھا تھا اور ان کی خوبیوں خامیوں کو سمجھ کر اپنے
اپنے افسانوں میں جگہ دی۔ ایک بدنام افسانہ نگار کی
حیثیت سے منٹو نے بہت شہرت پائی اور جنسی موضوعات
پر انھوں نے بہت بے باکی سے قلم اٹھایا۔

منٹو کرشن چندر کی طرح جذبات کی داستان پر رومانی
فضا کے بجائے بازاری کرداروں سے اپنے پلاٹ کی تشکیل کرتے ہیں
وہ سیدھی باتوں پر اکتفا نہیں کرتے ان کی خوبیوں پر نہیں
بلکہ خامیوں پر کشش ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں نیک اور ایمان
دار لوگوں کو جگہ نہیں دیتے۔ وہ خود لکھتے ہیں

"چکی پیسنے والی عورت جو دن بھر کام کرتی ہے
اور رات کو اطمینان سے سو جاتی ہے میرے افسانے
کی ہیروئن نہیں ہو سکتی میری ہیروئن چکلے
کی ایک رنڈی ہو سکتی ہے جو رات کو جاگتی
ہے اور دن کو سونے میں کبھی کبھی یہ ڈراؤنا
خواب دیکھ کر اٹھ بیٹھتی ہے کہ بڑھاپا اس کے
دروازے پر دستک دینے آیا ہے۔"

سعادت حسن منٹو کے اوپر فحش نگاری کے جرم میں مقدمے
چلے اور انہیں عریاں نگار کہا گیا۔ منٹو لکھتے ہیں کہ

~~میں غلاظت~~

"میں غلاظت کو چھپاتا نہیں بلکہ اسے صاف کرتا ہوں۔"

ٹھنڈا گوشت، کالی شلوار، موذیل، میرا نام رادھا ان
کے اسی قسم کے افسانے ہیں۔
منٹو نے بہت لکھا اور نہایت سادہ انداز میں لکھا۔

Scanned with CamScanner